مولانا زاہد الراشدی

سود سے متعلق قائداعظم کے فرمان پر کب عمل ہوگا؟

بانی پاکستان محمد علی جناح نے ۱۵؍جولائی ۱۹۴۸ء کو کراچی میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر اپنے خطاب میں کہا تھا کہ:

''میں نہایت اشتیاق کے ساتھ آپ کی ریسرچ فاؤنڈیشن کے تحت موجودہ بینکنگ نظام کو اسلامی معاشی اور معاشرتی افکار کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی سعی وکوشش کو دیکھنا چاہوں گا۔ مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے کچھ نا قابل حل مسائل پیدا کیے ہیں اور بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ کوئی معجزہ ہی اسے تباہی سے بچا سکتا ہے۔ یہ نظام انسانوں کے مابین معاشی عدل قائم کرنے اور عالمی سطح پر ہونے والی کشمکش کے تدارک میں ناکام ہو چکا ہے۔ اس کے بر خلاف یہی نظام ماضی میں ہونے والی دو عالمی جنگوں کا سبب بنا ہے۔ دنیائے مغرب اپنی صنعتی ترقی اور مشینی ایجادات و اختراعات کے باوجود بدترین انتشار میں مبتلا ہے جو تاریخ میں اپنی نوعیت کا ایک منفرد معاملہ ہے۔

مغربی معاشی نظریے اور عمل کو اختیار کرنا ہمیں اس آسودہ معاشرے تک پہنچانے کا باعث نہیں ہوسکتا جو ہماری منزل ہے۔ ہمیں اپنی تقدیر خود اپنے ظروف واحوال کے مطابق لکھنا ہوگی اور اسلام کے معاشرتی عدل اور انصاف پر مبنی ایک معاشی نظام کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہوگا جس کے ذریعے ہم بحیثیت مسلمان اپنا فرض ادا کرسکیں اور انسانیت کے سامنے پیغامِ امن پیش کرسکیں جو اس کی فلاح وبہبود، انبساط اور ترقی کا ضامن ہوگا۔''

مگر بانی پاکستان کی اس واضح ہدایت کے باوجود ملک کا معاشی نظام ابھی تک مغرب کے معاشی نظریات اور اصول وضوابط کے مطابق چل رہا ہے اور اس میں اصلاح کی کوئی کوشش کامیاب ہوتی نہیں دکھائی دے رہی۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم قومی معیشت میں سودی نظام اور مغرب کے معاشی اصولوں کے تمام تر تلخ نتائج، نحوستوں اور تباہ کاریوں کو دیکھتے بلکہ بھگتتے ہوئے بھی میر تقی میر کے اس شعر کا مصداق بنے ہوئے ہیں کہ:

میر کیا سادے ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لڑکے سے دوا لیتے ہیں

جس معاشی نظام نے ہماری قومی معیشت کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا ہے اور جو ہمارے ایمان وعقیدے سے متصادم ہونے کے ساتھ ساتھ قومی مفادات کے بھی منافی ہے، بدستور ہم پر مسلط ہے اور رولنگ کلاس قوم کو اس دلدل سے نجات دلانے کے لیے کوئی راستہ دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔

پاکستان میں نافذ ہونے والے ہر دستور میں اس کا وعدہ کیا گیا کہ قوم کو سودی نظام سے جلد از جلد نجات دلائی جائے گی۔ حتیٰ کہ ۱۹۷۳ء کے دستور کے آرٹیکل ۳۸۰ کی ذیلی دفعہ F میں کہا گیا ہے کہ ''حکومت جس قدر جلد ممکن ہو سکے ربا کو ختم کرے گی۔''

قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لیے دستوری طور پر قائم ہونے والے ادارہ ''اسلامی نظریاتی کونسل'' نے ۳؍دسمبر ۱۹۶۹ء کو قرار دیا تھا کہ ''موجودہ بینکاری نظام کے تحت افراد، اداروں اور حکومتوں کے درمیان قرضوں اور کاروباری لین دین میں اصل رقم پر جو اضافہ یا بڑھوتری کی جاتی ہے وہ ربا کی تعریف میں آتی ہے، سیونگ سرٹیفکیٹ میں جو اضافہ دیا جاتا ہے وہ بھی سود میں شامل ہے، پراویڈنٹ فنڈ اور پوسٹل بیمہ زندگی میں جو سود دیا جاتا ہے وہ بھی ربا میں شامل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صوبوں، مقامی اداروں اور سرکاری ملازمین کو دیے گئے قرضوں پر اضافہ بھی سود ہی کی ایک قسم ہے لہٰذا یہ تمام صورتیں حرام اور ممنوع ہیں۔''

اسلامی نظریاتی کونسل نے اس کے بعد سودی نظام کے خاتمے اور متبادل معاشی نظام کے حوالے سے ایک جامع رپورٹ ۲۵؍جون ۱۹۸۰ء کو حکومت کے سامنے پیش کی، جس میں کہا گیا تھا کہ ان تجاویز پر عمل کی صورت میں دو سال کے اندر پاکستان کی معیشت کو سود سے پاک کیا جا سکتا ہے۔ وفاقی شرعی عدالت نے ۱۹۹۰ء میں اس سلسلے میں ایک واضح فیصلہ صادر کیا جس میں تمام مروّجہ سودی قوانین کا جائزہ لے کر وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی کہ وہ ۳۰؍جون ۱۹۹۲ء تک ان قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق تبدیل کر لیں ورنہ یہ سب قوانین یکم جولائی ۱۹۹۲ء تک خود بخود کالعدم ہو جائیں گے۔

وفاقی شرعی عدالت کے اس تاریخی فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل دائر کی گئی جس کی سماعت میں سات سال کی مسلسل تاخیر کے بعد ۱۹۹۹ء میں اس کے لیے بنچ تشکیل دیا گیا اور سپریم کورٹ نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے اپنے فیصلے میں کہا کہ حکومت جون ۲۰۰۱ء تک وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر عمل مکمل کر کے ملک کو سود سے پاک کر دے۔ مگر یہ فیصلہ بھی اب اپیل در اپیل کے مراحل میں ہے اور حکومت نے اس پر عمل کرنے کی بجائے تاخیری حربوں کا سہارا لے رکھا ہے۔

اس پس منظر میں ''ملی مجلس شرعی'' کی تحریک پر گزشتہ دو تین ماہ کے دوران مختلف مکاتب فکر کے سرکردہ رہنماؤں کے درمیان مرکز جماعۃ الدعوۃ، دفتر جماعت اسلامی، دفتر تنظیم اسلامی اور مسجد حضراء لاہور میں باہمی مشاورت کی متعدد نشستیں ہوئی ہیں جن میں یہ طے پایا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت میں زیر سماعت اپیل کے حوالے سے ''ملی مجلس شرعی پاکستان''، جماعت اسلامی اور تنظیم اسلامی کے تعاون سے علمی و فکری جدوجہد جاری رکھے گی جب کہ ملک کے دینی حلقوں

میں اس مقصد کے لیے باہمی ربط و تعاون کے فروغ اور عوام میں بیداری و آگہی پیدا کرنے کی غرض سے ایک مستقل فورم ''تحریک انسداد سود پاکستان'' کے نام سے قائم کیا گیا ہے اور اس کی رابطہ کمیٹی کے کونیئیر کی ذمہ داری راقم الحروف کو سونپی گئی ہے۔

رابطہ کمیٹی میں مولانا عبدالمالک خان، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا امیر حمزہ، علامہ خلیل الرحمٰن قادری، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، ڈاکٹر محمد امین، مولانا عبدالرؤف ملک، سردار محمد خان لغاری، قاری محمد یعقوب شیخ، مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی، جناب حافظ عاکف سعید، مولانا مجیب الرحمٰن انقلابی، میاں محمد اویس، مولانا حافظ محمد نعمان، مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر اور سید جواد حسین نقوی کے علاوہ ممتاز دانش ور جناب اوریا مقبول جان بھی شامل ہیں۔ جبکہ جن حضرات نے خطوط اور زبانی پیغامات کے ذریعے تائید و حمایت کی ہے ان میں مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مولانا سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا محمد اویس نورانی، مولانا قاری زوار بہادر، ڈاکٹر زاہد اشرف، مولانا عبدالقیوم حقانی اور مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ اس مہم کے آغاز کے طور پر ۲۱ فروری کو ''یوم انسداد سود'' کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس موقع پر مختلف مکاتب فکر کے علماءِ کرام اور خطباء جمعۃ المبارک کے خطبات میں سودی نظام کی نحوست و حرمت کے ساتھ ساتھ مقتدر طبقات کے تاخیری حربوں کا ذکر کریں گے اور حکومت سے مطالبہ کریں گے کہ وہ ملک کو سودی نظام کی لعنت سے نجات دلا کر بابرکت اسلامی معاشی نظام کے نفاذ کی راہ ہموار کرے۔

ملک بھر میں تمام مکاتب فکر اور طبقات کے علماء کرام، ارباب دانش، رہنماؤں اور کارکنوں سے گزارش ہے کہ اس کارِ خیر میں ہمارے ساتھ شریک ہو کر ملکی نظام معیشت کو سود کی لعنت سے نجات دلانے میں کردار ادا کریں۔

❁ ❁ ❁

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپئیر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501